سوال

(199) ختنہ کرانا فرض ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ختنے کا کیا حکم ہے ؟ ۔ آدمی اگر مسلمان ہوجائے تو اسکا ختنہ کیا جائیگا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ختنے کے بارے میں زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ واجب ہے اور اسکا ترک کرنا جائز نہیں ۔ اور اسکے دلائل بہت سے ہیں جو یہ ہیں :

پہلی حدیث : عثیم بن کلیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں مسلمان ہوتا ہوں تو اس نبی ﷺ نے فرمایا :

«الق عنک شعر الکفر»

((اپنے آپ سے کفر کے بال دود کر) آپ ﷺ اس بال مونڈنے کا کہہ رہے تھے اور دوسرے نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ نے اسکے ساتھ دوسرے کو کہا تھا :

«الق عنک شعر الکفر واختتن»

''کفر کے بال دور کر اور ختنہ کر ۔''

(احمد 3 415) ابوداؤد (1 57) بیہقی (1 172) اور ذکر کیا حافظ نے (4 82) میں اور اسکی سند صحیح ہے ۔

یہ امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے ۔

دوسری حدیث : ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«الفطرة خمس) : الاختتان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط»

''فطری خصلتیں پانچ ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن کترنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا۔''

بہقی(8 323) مسلم نے بھی روایت کیا ہے جو آگے گزر چکی۔

تیسری حدیث: علی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تلوار کے دستے میں پڑی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی تحریر میں ہمیں ملتا ہے کہ اسلام غیر مختوں کا جب تک ختنہ نہ کردیا جائے نہ چھوڑا جائے اگرچہ اسی (80) سالہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (بہقی: 8 323)

چوتھی حدیث: اللہ تعالی کا قول:

ثُمَّ أَوحَينا إِلَيكَ أَنِ اتَّبِع مِلَّةَ إِبرٰ‌هيمَ حَنيفًا ١٢٣ ... سورة النحل

''پھر ہم نے آپکی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراھیم حنیف کی پیروی کریں۔''

اور ختنہ آپکی ملت سے ہے جیسے کہ ابوہریرہ کی حدیث میں ہے،کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابراھیم نے اسی سال کے عمر ختنہ کیا اور ختنہ قدوم مقام پر کیا''۔(بخاری)

اور یہ سب بہترین حجت ہے جیسے کہ امام بہقی نے کہا ہے اور حافظ نے (1 281) میں نقل کیا ہے: ختنہ سب سے زیادہ ظاہر نشانی ہے جس سے مسلمان اور نصرانی میں فرق ہوتا ہے یہاں تک کہ غیر مختوں کو قریب قریب مسلمان نہیں شمار کیا جاتا ہے اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ غیر مختون کا ذبیحہ نہ کھایا جائے۔

اور علی غیر مختون کی گوائی جائزنہیں سمجھتے تھے'' لیکن اسکی سند میں بڑا ضعف ہے۔۔

اور یہ جمہور اہل علم کا قول ہے اور بڑی عمر کے شخص کا بھی ختنہ کرایا جائے جیسے کہ ابراھیم کا ختنہ اسی سال بعد ہوا تھا لیکن اگر کمزور ہو اور جان تلف ہونے کا خطرہ ہو تو ترک کرنا جائز ہے۔ جیسے تحفۃ المودود میں ہے۔

اور امام ابن قیم نے تحفۃ المودود ص (11) میں ختنہ کے وجوب کب پندرہ وجہیں ذکر کی ہیں۔ تفصیل کیلئے اسکا اور تمام المنہ ص (69) کا مراجعہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص435

محدث فتویٰ